فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم الاتوار
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲	۸ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ ۴ ظہور ۱۳۴۷ ہش ۴ اگست ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۷۵

125

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۳ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کراچی سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ معہ رفقاء اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ یکم ظہور کو بخیریت کراچی پہنچ گئے ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو صحت و عافیت سے رکھے اور بخیریت واپس لائے آمین

ــ کراچی میں حضور کی ڈاک کا پتہ یہ ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح معرفت النخار لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۴۹۰۰ کراچی نمبر ۲
تار کا پتہ :۔ AMCO SALES

ــ کل مورخہ ۲ ماہ ظہور کو نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے تقوےٰ کی راہ پر گامزن ہونے ۔ توبہ و استغفار کو اپنا ورد بنانے اور دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی ۔ خطبہ ثانی میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ۔

ــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن کے مطابق مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب سابق سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ فارغ ہو گئے ہیں ۔ اور مکرم سید مسعود مبارک صاحب نے سیکرٹری بہشتی مقبرہ کا چارج لے لیا ہے ۔

مورخہ یکم ظہور (اگست) کو صدر انجمن احمدیہ کے کمیٹی روم میں اراکین مجلس کارپرداز اور عملہ دفتر کی طرف سے ایک مختصر تقریب منعقد کی گئی ۔ جس میں جملہ ناظران صدر انجمن احمدیہ اور افسران صیغہ جات بھی مدعو تھے تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے بحیثیت صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب کی دیرینہ خدمات کے بعد کامیاب فراغت پر انہیں مبارکباد پیش کی ۔ اور مکرم سید مسعود مبارک صاحب کو اس اہم ڈیوٹی پر متعین ہونے پر خوش آمدید کہا ۔ آخر پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی ۔

(خاکسار ابو العطاء)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقیناً یاد رکھو ابتلاء اور امتحان ایمان کی شرط ہے

اس کے بغیر ایمان ، ایمان کامل ہوتا ہی نہیں

" یاد رکھو کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلاء سے آتی ہے اور ابتلاء مومن کے لئے شرط ہے جیسے فرمایا اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جاویں گے کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں ۔ ایمان کے امتحان کے لئے مومن کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے ۔ مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہیئے اور ابتلاء پر زیادہ ثبات قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہے اور دعاؤں سے فتح یاب اجابت چاہتا ہے ۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ انسان خواہش تو اعلیٰ مدارج اور مراتب کی کرے اور ان تکالیف سے بچنا چاہے جو ان کے حصول کے لئے ضروری ہیں ۔

یقیناً یاد رکھو کہ ابتلاء اور امتحان ایمان کی شرط ہے اس کے بغیر ایمان ، ایمان کامل ہوتا ہی نہیں اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلاء ملتی ہی نہیں ہے ۔ دنیا میں بھی عام قاعدہ یہی ہے کہ دنیاوی آسائشوں اور نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے قسم قسم کی مشکلات اور رنج و تعب اٹھانے پڑتے ہیں ۔ طرح طرح کے امتحانوں میں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر کامیابی کی شکل نظر آتی ہے اور پھر بھی وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے ۔ پھر خدا تعالیٰ جیسی نعمت عظمےٰ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں یہ بدوں امتحان کیسے میسر آ سکے ۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵۳ و ۲۵۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ ظہور ۱۳۴۷ ش

قرآن کریم صرف علم نہیں بلکہ نور دیتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" یہ خاصیت خاص طور پر قرآن شریف میں ہی ہے کہ اس کی کامل پیروی سے وہ پردے جو خدا میں اور انسان میں حائل ہیں سب دُور ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب والا محض قصہ کے طور پر خدا کا نام لیتا ہے۔ مگر قرآن شریف اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلا دیتا ہے اور یقین کا نور انسان کے دل میں داخل کر دیتا ہے اور وہ خدا جو تمام دنیا پر پوشیدہ ہے۔ وہ محض قرآن شریف کے ذریعہ سے دکھائی دیتا ہے۔" (چشمہ معرفت ص۲۵۹ و ص۲۶۰)

اس وقت دنیا میں جتنے مذاہب اسلام کے علاوہ موجود ہیں۔ اگرچہ ان میں سے اکثر میں بظاہر بُت پرستی داخل ہو چکی ہوئی ہے۔ تاہم اگر ان مذاہب کی کنہ معلوم کرنے کے لئے چھان بین کی جائے تو یہ معلوم ہوتا بعید نہیں ہے کہ ان میں سے اکثر کی ابتدا کسی بندۂ حق کے ذریعہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کی راہ نمائی کے لئے مبعوث ہوا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

یعنی کوئی امت ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ڈرانے والا نہ آیا ہو اور پھر قرآن کریم اس کی مزید تائید کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت دینے والا ہوا ہے۔ یہ الفاظ اور اسی طرح کے دوسرے الفاظ جو قرآن کریم میں آئے ہیں۔ ان سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے۔ کہ یہ بیانات کسی مخصوص قوم یا مخصوص زمانہ یا مخصوص حالات سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمام زمانوں اور تمام دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم نے صرف بعض انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا ہے۔ اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔

اس ضمن میں ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغامبران حق مبعوث ہوئے ہیں۔ مگر اس سے یہ بھی استدلال کیا جا سکتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد محض کثرت کا تصور دلانے کے لئے بتائی گئی ہے ہو سکتا ہے کہ تعداد اس سے بھی زیادہ ہو۔

بہرحال یہ امر ضرور واضح ہوتا ہے کہ اسلام کے علاوہ بھی موجودہ اکثر مشہور مذاہب کی بنیاد بھی الہام الٰہی پر ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر زمانے اور ہر قوم کے حالات کے مطابق اپنے تئیں ظاہر کرتا رہا ہے۔ اور موجودہ مذاہب نے جو صورت اختیار کر لی ہے۔ وہ دانشوروں نے اپنی اپنی عقلی باتیں ان میں ملا کر بنا دی ہے۔ اور ان کی صورت مسخ ہو کر ایسی بن گئی ہے۔ جیسی کہ اب نظر آتی ہے۔

اس کا ثبوت اس امر سے بھی ہم پہنچتا ہے کہ ہر مذہب میں باوجودیکہ اس کی شکل و صورت بدل گئی ہے۔ کچھ نہ کچھ جاودانی سچائیاں ضرور پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج کل بعض صلح کل لوگ بھی بیان کرتے ہیں کہ تمام مذاہب ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں اس لئے مذہبی تعصب بلاوجہ ہے۔ یہاں تک تو یہ خیال درست ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اگر دنیا میں مذہبی تعصب کا خاتمہ ہوتا ہے تو وہ موجودہ حالات میں اسی طرح ہو سکتا ہے کہ لوگوں کے ذہن نشین

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت کرنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا۔ (ترمذی کتاب البّر والصلۃ)

ترجمہ۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا۔ یعنی بڑے کی عزت نہیں کرتا۔

م یہ صلح کل اصول کیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ جس صورت میں اس وقت کوئی عقیدہ کوئی شخص رکھتا ہے۔ اس کو غلط سمجھ کر بزور اس کو مٹانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے دنیا میں فتنہ و فساد کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور جہاں تک ہو سکے فتنہ و فساد کی بیخ کنی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

اور کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ

یعنی فتنہ و فساد قتل سے بھی زیادہ شدید جرم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فساد کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔

الغرض یہ صلح کل لوگ جو کچھ جس خیال سے کہتے ہیں صحیح ہے۔ اور یہ کہنا بے بنیاد بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے چونکہ تمام مذاہب کی بنیاد الہام الٰہی پر ہے جو اب گو بگڑ گئے ہیں۔ مگر ان میں جاودانی سچائیاں بھی ظاہر کرتی ہیں۔ کہ ان تمام مذاہب کا منبع ایک ہی ہے۔ یعنی الہام الٰہیہ۔ چنانچہ اگر تمام مذاہب کی اصلیت معلوم کی جائے۔ تو تحقیقات اسی پر منتج ہو گی کہ اگر کسی مذہب کی حقیقی تعلیمات کے گرد سے وہ غلاف ہٹا دیے جائیں۔ جو بعد میں لوگوں نے اپنی عقلوں اور ہوا و حرص کے جذبات سے ان پر چڑھا دیئے ہیں تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ تمام مذاہب کا منبع ایک ہی واحد ذات ہے جس کو ہماری محدود دانشورانہ اور بے دانش ایجادیوں نے یا کیوں نے بدل دیا ہے۔ اور ان کی ہیئت ہی تبدیل کر ڈالی ہے۔

اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سوائے اسلام کے اب کوئی بھی ایسا مذہب موجود نہیں ہے جس کے ماننے والوں کو یہ دعویٰ ہو کہ ان کے مذاہب کی تعلیمات میں تحریف و تبدل نہیں ہوا۔ یہ خصوصیت صرف قرآن کریم میں ہے کہ آج دنیا میں کوئی الٰہی کتاب کہلانے والی ایسی نہیں ہے جس کے متعلق کہا جا سکے کہ اس میں تحریف نہیں ہوئی۔ یا اس میں مذاہب کی کامل تعلیم موجود ہے۔ (باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

— اخبار الفضل —

خود خرید کر پڑھے

126

حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کی مجلسِ علم و عرفان کی یادیں

پانچ ناقابلِ فراموش نکاتِ معرفت

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاھد)

قادیان میں حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مجلس علم و عرفان، دینی حقائق اور قرآنی معارف کی ایک بے مثال درس گاہ تھی جس کا آغاز امان ۱۳۲۳ہش (مطابق مارچ ۱۹۴۴ء) سے ہوا اور اختتام ظہور ۱۳۲۶ہش (مطابق اگست ۱۹۴۷ء) پر ہوا! اس مجلس میں حضور انور بنفس نفیس رونق افروز ہوتے اور جماعت کے سامنے ایسے ایمان افروز رنگ میں مذہبی، اخلاقی اور روحانی مسائل پر روشنی ڈالتے کہ روح وجد کرتی اور قلب و دماغ معطر ہو جاتے۔

شروع شروع میں حضور مسجد مبارک کے محراب میں تشریف فرما ہوتے تھے مگر ۱۸ امان ۱۳۲۳ہش (۱۸ مارچ ۱۹۴۴ء) کو غضنفر احمدیت حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ لوگ حضور کی زیارت کے بھی خواہش مند ہوتے ہیں اس لئے اگر اجازت ہو تو یہاں محراب میں کوئی اونچی سی جگہ بنا دی جائے۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ "ایک بینچ بنوا لیا جائے تا کہ اس پر میں بھی بیٹھ جاؤں اور کچھ اور آدمی بھی بیٹھ جائیں"۔ (الفضل ۹ شہادت ۱۳۲۳ہش صہ کالم ۳) چنانچہ اس حکم کی فوری تعمیل کی گئی اور مشتاقانِ زیارت کو دیدارِ عام کا شرف نصیب ہونے لگا تاہم ابھی ایک ضرورت باقی تھی یعنی لاؤڈ سپیکر کی تنصیب! سو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو گئی اور سیٹھ محمد صدیق صاحب کی مخلصانہ کوشش سے ۱۶ احسان ۱۳۲۵ہش (یعنی ۱۶ جون ۱۹۴۶ء) کو مجلس علم و عرفان میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہو گیا۔ (الفضل ۱۹ احسان ۱۳۲۵ہش صہ کالم ۱)

اس پاکیزہ مجلس میں (جس سے سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار شام کی یاد اکثر تازہ ہو جاتی تھی) نہ صرف احمدی دوست نہایت ذوق و شوق سے حاضر ہوتے بلکہ غیر احمدی حتیٰ کہ غیر مسلم بھی آتے اور استفادہ کرتے تھے۔ حضور کا معمول مبارک تھا کہ اکثر اوقات تو اہم موضوعات پر از خود خطاب شروع فرما دیتے مگر گاہے گاہے مجلس میں پیش ہونے والے اہم اور ضروری سوالات پر اطمینان بخش روشنی ڈالتے۔ ان ہر دو صورتوں میں حضور نے اپنی زبان مبارک سے جو قیمتی ارشادات فرمائے وہ جماعتِ احمدیہ کے علم کلام اور دستور العمل کا قیمتی ترین سرمایہ ہیں جن کو حرزِ جان بنانا ہر احمدی خصوصاً ہماری نئی نسل کے لئے جسے ان تاریخی مجالس میں شرکت کا موقعہ میسر نہیں آ سکا ازبس ضروری ہے۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مجلس علم و عرفان کا اکثر و بیشتر ریکارڈ اخبار الفضل میں محفوظ ہو چکا ہے۔ اس شائع شدہ روداد کی عظمت و اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں مگر میں اس مضمون میں اس مجلس کے صرف پانچ نکاتِ معرفت بطور نمونہ ہدیہ قارئین کرنا چاہتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

پہلا نکتہ معرفت

خلیفہ اور مجدّد

۶ ماہ شہادت ۱۳۲۶ہش (مطابق ۶۔ اپریل ۱۹۴۷ء) کا واقعہ ہے کہ ایک دوست نے مختلف سوالات کئے جن میں ایک یہ سوال بھی تھا کہ کیا خلیفہ راشد کی موجودگی میں کوئی الگ مجدد بھی آ سکتا ہے؟ اس استفسار کے جواب میں سیدنا المصلح الموعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"خلیفہ تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آ سکتا ہے؟ مجدد تو اس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے"۔

(الفضل ۸ شہادت (اپریل) ۱۳۲۶ہش (۱۹۴۷ء) صہ کالم ۴)

مندرجہ بالا عبارت میں ڈائری نویس نے اپنے الفاظ میں حضور کا جو عظیم الشان نکتہ معرفت بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ خلیفہ کا کام ایک عام مجدد کے کام سے بڑا ہمہ گیر اور وسیع ہوتا ہے۔ کیونکہ خلیفہ کا کام احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم ہونا ہے اور عام مجدد تو اس وقت آتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے یعنی کوئی اصلاح شدہ جماعت اس کے ساتھ موجود نہ ہو۔ نظامِ خلافت کے زمانہ میں جو بگاڑ خلیفہ وقت کو نظر آئے چونکہ وہ اس کی بھی اصلاح کرتا ہے اور اس طرح وہ خود مجدد کا فرض بھی ادا کرتا ہے۔ لہٰذا اس کی موجودگی میں کسی الگ مجدد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

واضح رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام، عام مجددین سے بہت بالا ہے کیونکہ آپ مسیح موعود بھی ہیں اور امتی نبی بھی۔ اس لئے آپ کی مجددیت عالمگیر حیثیت رکھتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد "قدرتِ ثانیہ" یعنی خلافت کا دائمی وعدہ دیا ہے اس لئے آئندہ زمانۂ خلافت میں حضور ہی اپنے خلفاء کے واسطے سے مجددیت میں مرجع ہیں اور تمام خلفاء احمدیت اپنے زمانہ میں بواسطہ مسیح موعود تجدید کا کام بھی کرتے رہیں گے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے "لیکچر سیالکوٹ" میں تحریر فرمایا ہے:۔

"اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو۔۔۔۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی"۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۷-۸ روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۰۸)

دوسرا نکتہ معرفت

سجدہ میں قرآنی دعائیں پڑھنا

ایک صاحب نے عرض کیا کہ سجدہ میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا کیوں ناجائز ہے جبکہ سجدہ انتہائی تذلل کا مقام ہے؟

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

"سجدہ بے شک تذلل کا مقام ہے مگر قرآن عزت کی چیز ہے اس کی دعائیں سجدہ کی حالت میں نہیں پڑھنی چاہئیں دعا انسان کو نیچے کی طرف لے جاتی ہے اور قرآن انسان کو اوپر کی طرف لے جاتا ہے اس لئے قرآنی دعاؤں کا سجدہ کی حالت میں مانگنا ناجائز ہے"۔

(الفضل ۱۶ شہادت ۱۳۲۳ہش (اپریل ۱۹۴۴ء) صہ کالم ۴)

سیدنا المصلح الموعودؓ کا بیان فرمودہ روحانی فلسفہ تقوے کی بہت سی باریک راہوں کی نشاندہی کرتا ہے اور روحانی فراست و ذہانت کی ایک نادر مثال ہے۔

تیسرا نکتہ معرفت

آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی لطیف تفسیر

فرمایا:۔

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی برتری جزئیات کے لحاظ سے بھی ہمیشہ کے لئے ظاہر ہو جائیگی یہ نہیں ہوگا کہ کہا جائے اسلام میں چونکہ توحید کا بیان ہے اور فلاں فلاں مذہب شرک کی تعلیم دیتے ہیں اس لئے اسلام افضل ہے یا صرف رسالت کے لحاظ سے اسلامی تعلیم کو افضل ثابت نہیں کیا جائے گا بلکہ جزئیات کا ذکر کر کے ان کے لحاظ سے بھی اسلام کو سب پر غالب کیا جائے گا۔ گویا اقتصادی، تمدنی، سیاسی جس قدر احکام ہیں ان تمام میں اسلام کا کفر سے ٹکراؤ ہوگا

اور پھر اسلام کو فتح حاصل ہوگی یہ حکمت ہے کہ اس آیت میں دین کو مفرد رکھ کر اس کی طرف کلّہٖ کی ضمیر پھیری گئی ہے۔ اگر اسلام کے مخالف دین کے سب حصّے مراد نہ ہوتے... تو عَلَی الْاَدْیَانِ کُلِّھَا آتا۔"
(الفضل ۲۰ شہادت ۱۳۲۳ ہش
(۲۰۔ اپریل ۱۹۴۴ء صٓ کالم ۱-۲)

اس آیت کا عام مفہوم یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا اور اس مفہوم کی تائید حدیث نبوی یُھْلِكُ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِہٖ الْمِلَلَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِسْلَامَ سے بھی ہوتی ہے یعنی خدا تعالیٰ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا بجز اسلام کے۔ اس حدیث سے بھی اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ پانا سمجھا جاتا ہے لیکن حضرت المصلح الموعودؓ کو مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اس آیت میں بیان شدہ اس نکتۂ معرفت پر بھی اطلاع دی گئی کہ دین کی تمام جزئیات میں بھی اسلام غالب آئے گا اور آخری زمانہ میں ہر پہلو سے اسلامی معاشرہ کامل طور پر ظہور پذیر ہوگا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

چوتھا نکتۂ معرفت
رؤیت الٰہی

عرض کیا گیا کہ رؤیا و کشوف میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت زیادہ تر انسانی شکل میں کیوں ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا:۔

"اوّل اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوق بنایا ہے۔ دوسرے اس لئے کہ رؤیت باری کے نظارہ کی غرض یہ ہوتی ہے کہ بندے کا خدا کے ساتھ لگاؤ پیدا ہو جائے اور انسان کو انسان کی صورت سے ہی لگاؤ ہو سکتا ہے۔ اگر ایک اچھی بھینس کی شکل میں کوئی ایسا نظارہ دکھایا جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا نہیں ہوگی۔ پھر یہ بھی صحیح نہیں کہ زیادہ تر انسانی شکل میں ہی رؤیتِ باری تعالیٰ ہوتی ہے میں نے زیادہ تر خدا تعالیٰ کو نور کی صورت میں دیکھا ہے کبھی خدا تعالیٰ کی تجلی بجلی کی تیز روشنی کی طرح مجھے دکھائی دی ہے مگر اس میں اس قسم کی تیزی اور حدت نہیں ہوتی جیسے بجلی کی روشنی میں ہوتی ہے بلکہ وہ روشنی اپنے اندر ایک سکون اور راحت رکھتی ہے۔"

(الفضل ۳۱۔ اخاء ۱۳۲۳ ہش
(۳۱۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء) صفحہ ۲-۳)

خدا تعالیٰ کو انسانی شکل میں دیکھنے کی حکمت جو اوپر کے اقتباس میں بیان ہوئی ہے وہ بھی حضور کی معرفتِ الٰہی کا ثبوت ہے اور خدا کی تجلی کو نور کی صورت میں مشاہدہ کرنا بھی آپ کے کمالاتِ روحانیہ پر روشن دلیل ہے۔

پانچواں نکتۂ معرفت
امام کی مجلس سے فیضان حاصل کرنے کا طریق

فرمایا:۔

"امام اگر باہر مجلس میں بیٹھتا ہے تو صرف اس لئے آ کر نہیں بیٹھتا کہ وہ سوالوں کا جواب دیتا رہے بلکہ اگر مجلس میں بیٹھ کر لوگ ذکرِ الٰہی کریں اپنے قلوب کی صفائی کا خیال رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بجا لائیں تو یہ چیز سوالات سے بہت زیادہ اہم اور بہت زیادہ مفید نتائج پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ مجلس کو ڈیبیٹنگ کلب بنا دینا ہرگز مومنوں کا شیوہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور اُن کے خلفاء اور مصلحین کا کام ڈیبیٹنگ کلب میں بیٹھنا نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے اس لئے وہی شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جو مجلس میں خاموشی کے ساتھ بیٹھے اپنے قلب کو ہر قسم کے دنیوی مالوفات سے پاک کرے اور اسے اس طرح خالی کرے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور نازل ہو تو اس کا دل اس نور کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔"

اسی ضمن میں مزید فرمایا:۔

"ضمنی طور پر کوئی سوال پوچھ لینا منع نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی لوگ سوال پوچھ لیتے تھے قرآن کریم نے بھی سوالات کرنے سے کلیۃً نہیں روکا صرف یہ فرمایا ہے کہ اس رنگ میں جو ناپسندیدہ ہو سوال نہیں کرنا چاہیئے ورنہ اگر امام لوگوں کے سوالات کا جواب ہی دیتا رہے تو یہ صورت بن جاتی ہے کہ گویا مقتدی امام کے اختیارات کو چھین رہے ہیں ---- یہ تو امام کے دل میں خدا تعالیٰ نے ڈالنا ہے کہ کونسی باتیں قلب کی صفائی کے لئے ضروری ہیں۔ اگر اس کو موقعہ ہی نہ ملے گا اور لوگ اپنے مشغلہ میں مشغول رہیں گے تو وہ خاموش رہے گا یہاں تک کہ وہ وقت آجائے گا جو اعمال کے نتائج ظاہر ہونے کا ہوتا ہے اور چونکہ لوگوں نے محض باتوں میں اپنے وقت کو ضائع کر دیا ہوگا عملی رنگ میں اصلاح اور تربیت اور تزکیہ کے طور پر کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا ہوگا اس لئے نتائج اُن کے خلاف نکلیں گے اور وہ کفِ افسوس ملتے رہیں گے۔"

(الفضل ۷۔ جون ۱۹۴۵ء صا)

حرفِ آخر

حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کے محولہ بالا آخری اقتباس سے مجلس علم و عرفان کی اصل غرض و غایت پر روشنی پڑتی ہے اور صاف کھل جاتا ہے کہ یہ روحانی درس گاہ دراصل جماعت میں محبتِ الٰہی کی ایک زبردست برقی رَو پیدا کرنے کی غرض سے قائم کی گئی تھی اور ظاہر ہے کہ محبتِ الٰہی ہی دراصل تمام خدائی سلسلوں کی حقیقی جان اور اصلی روح ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ خلیفہ وقت کی مجلس سے وہی لوگ نور اور روحانی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جو زیادہ سوالات کی بجائے ذکر اللہ میں مشغول رہیں اور خلیفہ وقت کو اس بات کا موقعہ دیں کہ وہ اپنے انفاسِ قدسیہ سے بلا روک جماعت کی صحیح رہنمائی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین!!

درخواستِ دعا

محترمہ بیگم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی عرصہ سے بیمار ہیں اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(طیّبہ کوثر --- کراچی)

مرکز میں قرآن مجید پڑھنے کا عام انتظام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے مطابق محترم سیّد عبدالعزیز شاہ صاحب کو مسجد مبارک میں قرآن مجید پڑھانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے جو دوست بیرونی جماعتوں سے ماہ دو ماہ یا زیادہ عرصہ کے لئے ربوہ آئیں وہ ان سے قرآن مجید پڑھیں۔ ربوہ کے دوست بھی ان سے استفادہ فرمائیں۔ یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ امراء اور صدر صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی تحریک فرماتے رہیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح وارشاد (تربیت) ربوہ

124

پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم

مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب کنسلٹنگ سول انجینئر ۔ لاہور

میرا معمول ہے کہ روزانہ صبح کی نماز اور تلاوت قرآن پاک کے بعد اخبار الفضل پڑھتا ہوں۔ ۹ جولائی کی صبح اخبار پڑھا۔ پروفیسر صاحب مرحوم کی خبر پڑھتے ہی دل کو دھچکا لگا۔ بہت ہی غم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میرا ان سے ذاتی تعلق غالباً کل چار یا پانچ مرتبہ ملاقات تک محدود تھا۔ مگر اتنے سے مختصر ذاتی تعلق نے مجھ پر اتنا گہرا اثر چھوڑا کہ ان کی وفات کی خبر پڑھ کر بڑا ہی افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمادے اور میرے مرحوم بھائی کو محض اپنے فضل سے جنات کے اعلیٰ طبقات میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو خاص کر ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

اگست ۱۹۶۶ء میں خاکسار ربوہ میں مقیم تھا ایک روز پاؤں کے انگوٹھے میں سخت درد شروع ہو گیا۔ مکرم ڈاکٹر کیپٹن بشیر احمد صاحب سے مشورہ کیا انہوں نے گاؤٹ (GOUT) کا حملہ تشخیص کیا۔ کچھ ادویات تجویز کر دیں۔ دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھی حضور نے لڑکھڑاتے ہوئے جو آتے دیکھا تو فرمایا "یہ کیا کر لیا ہے۔ گاؤٹ معلوم ہوتا ہے . . . پروفیسر ابراہیم ناصر کے پاس جائیں۔ ان کے پاس ہومیو پیتھی کی دوائی ہے جس کے تین اجزا ہیں اور اس کا نام ہی "نقرس" ہے۔ یہ دوائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی استعمال فرمایا کرتے تھے ، ، ، کسی اور دوائی کی ضرورت نہیں . . . "

حضور سے ملاقات کے معاً بعد میں جناب ناصر صاحب مرحوم کی تلاش میں نکلا۔ موٹر کار پاس تھی۔ مگر پھر بھی شدت تکلیف کی وجہ سے تلاش کٹھن معلوم ہوتی تھی۔ آخر مرحوم بھائی سے ان کے گھر میں (دارالصدر غربی نزد مسجد) ملاقات ہوئی۔ میں نے اپنے آنے کی غرض اور حضور کا فرمان سنایا کمال شفقت سے مجھے سہارا دے کر اندر لے گئے۔ محبت سے پیش آئے اور دو شیشی دوا مجھے عطا فرمائی میں نے دوسری ادویات بند کر دیں۔ اور صرف نقرس کا استعمال کیا۔ اس دوران ایلو پیتھک ڈاکٹر سے بھی ذکر کیا۔ مگر انہوں نے اس طریق علاج کو ایسا مؤثر نہ بتایا اور کہا کہ شاید "نفسیاتی لحاظ سے اثر کر جائے" خیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین دن میں اس "نقرس" نے مرض نقرس سے نجات دی اور اب تک پھر کبھی اس کا حملہ نہیں ہوا۔ حضرت اقدس کی دعاؤں کا اثر سمجھیں یا "نقرس" دوائی کا مگر بہر حال میرا یہ ذاتی تجربہ ہے اور اس واقعہ نے جناب ناصر مرحوم کی یاد کو ہمیشہ کے لئے میرے دل میں راسخ کر دیا۔

پروفیسر صاحب مرحوم سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا ان کی اپنی صحت بہت کمزور تھی آنکھوں میں کمزوری تھی اپنے تمام حالات سنائے اور پھر اپنا معمول اور طریق علاج بھی بیان فرمایا ایک تو باقاعدہ سیر کرتے تھے اور دوسرے باقاعدگی سے صبح بادام کا شیرہ استعمال کرتے تھے۔ مجھے بھی تاکید کی مگر میں یہ زیادہ عرصہ نہ کر پایا۔ فرماتے تھے کہ ان کی دختر صبح کے وقت ان کے لئے شیرہ بادام تیار کرتی ہیں اور اس سے انہیں بہت فرق ہے۔ بعد میں ملاقاتوں پر معلوم ہوا کہ یہ شیرۂ بادام ان کے خیال میں بینائی کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔

غالباً ۱۹۶۷ء کا ذکر ہے کہ مکرم غلام محمد صاحب اختر اور جناب پروفیسر صاحب مرحوم مسجد دارالذکر لاہور میں خاکسار سے ملے اور فرمایا کہ دارالصدر میں مسجد تعمیر کرنا ہے۔ آپ جو چندہ دیں۔ میں نے وعدہ کر لیا۔ گو بھی عموماً ایسے مواقع پر میں حسب توفیق اسی وقت ادائیگی کر دیتا ہوں اس وقت غالباً مالی تنگی تھی ادائیگی نہ کی) مجھے ان حضرات نے یاددہانی کرائی۔ اور غالباً پروفیسر صاحب مرحوم میرے دوران قیام ربوہ میں غاجز کے غریب خانے پر تشریف لائے جس پر مجھے از حد ندامت ہوئی اور اسی وقت حسب توفیق ایک حقیر رقم پیش کر دی۔ مگر میرے مرحوم بھائی نے نہایت ہی شکریہ کے ساتھ اسے قبول فرمایا اور رسید لکھ دی۔

میں اپنی عمر میں پہلی بار کسی مرحوم بھائی کی یاد میں چند الفاظ بغرض اشاعت تحریر کر رہا ہوں۔ کئی بار ارادہ کیا کہ حضرت ابا جان مرحوم خلیفہ عبدالرحیم صاحب اور حضرت دادا جان مرحوم خلیفہ نورالدین صاحب کی یاد میں بھی کچھ لکھوں مگر تادم تحریر یہ خواہش پوری نہیں ہوئی۔ مگر خدا معلوم کن جذبات نے مجھے توفیق دی کہ یہ چند سطور اپنے مرحوم بھائی کی یاد میں بھیجوں۔

اے میرے مولا تو میرے اس مرحوم بھائی کو غریق رحمت فرما وہ بہت خوبیوں والے انسان تھے وہ تیرے بیمار بندوں کی بے لوث خدمت کرتے تھے۔

تحریک وقف زندگی

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے وقف زندگی کی جو اہم تحریک جماعت میں جاری فرمائی تھی اس کے نتیجہ میں اسلام کو اکناف عالم میں پھیلایا جا رہا ہے جو طالب علم یہ جذبہ رکھتے ہوں کہ انہیں بھی دین کی خدمت کا موقعہ ملے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی وقف کریں اور دینی علوم حاصل کر کے مجاہدین کی صف میں شامل ہوں۔

خواہشمند احباب وکالت دیوان تحریک جدید سے رابطہ قائم کریں۔

(ناظر تعلیم)

ربوہ کے محلہ جات کے سیکرٹریان مال اور وقف جدید کیلئے ایک ضروری اعلان

اکثر اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ محلہ جات ربوہ کے سیکرٹریان مال اور وقف جدید جب اپنے اپنے محلہ کا چندہ خزانے میں جمع کراتے ہیں تو یا تو اس کی اسم وار تفصیل نہیں دیتے۔ اور اگر دیتے ہیں تو مجمل طریق پر خزانے میں ہی ایک چٹ پر لکھ کر دے آتے ہیں۔ یہ چٹیں اکثر اوقات دستیاب نہیں ہوتیں۔ اور بعض اوقات نقل میں غلطی کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔

اس کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ سیکرٹریان وقف جدید جب خزانے میں رقم جمع کرا دیں۔ تو از راہ کرم اس کے بعد دفتر وقف جدید میں تشریف لا دیں اور وہاں متعلقہ کارکن کو اسم وار تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ دفتر کو فوراً معلوم ہو سکے گا۔ کہ کس دوست کا کس قدر چندہ وصول ہوا ہے۔ اور کتنا بقایا ہے۔ موجودہ صورت میں دفتر کو بہت سا وقت صرف تفصیل چندہ معلوم کرنے کے لئے خرچ کرنا پڑتا ہے اور اس سے کام میں خاص حرج واقع ہوتا ہے — میں امید کرتا ہوں کہ سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقف جدید اس طرف

ناظم مال وقف جدید ۔ ربوہ

درخواست دعا

میری بیوی لیا رصۃ بخار بیمار ہے احباب جماعت سے التجا ہے کہ میری بیوی کو اللہ کریم مکمل صحت عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

ملک افتخار احمد کلانوری حال حاجی کے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

کیا آپ بیرون پاکستان جا رہے ہیں

آپ کسی بھی غرض کے لئے پاکستان سے باہر جا رہے ہوں۔ سٹیٹ بنک کی اجازت۔ سیٹ بکنگ، حصول پاسپورٹ اور ویزا کے لئے صحیح مشورہ دینے کیلئے ہم حاضر ہیں۔ خود ملیں یا بذریعہ خط و کتابت مشورہ طلب کریں۔

ایمبیسیڈر ٹریول سروس لمیٹڈ

۲/۸ مال روڈ بالمقابل کسٹم ہاؤس لاہور پاکستان

ترسیل چندہ کے متعلق ضروری ہدایات

بعض ایسی جماعتیں جہاں ڈرافٹ بنوانے کے لئے ذرائع مضبوط ہیں۔ اپنا چندہ ڈرافٹ کی بجائے چیک کے ذریعہ بھیجتی ہیں۔ یہ غلط طریق کار ہے۔ کیونکہ چیک کی رقوم اس وقت تک کسی جماعت کے حساب میں درج نہیں ہو سکتیں۔ جب تک افسر صاحب خزانہ کو بینک کی طرف سے رقم وصول ہونے کی اطلاع نہ مل جائے۔ اور اس میں اکثر کئی ہفتے اور بعض دفعہ مہینہ سے اوپر لگ جاتا ہے۔ لہٰذا تمام کارکنان مال کو تاکید کی جاتی ہے کہ چیک کی بجائے ڈرافٹ کی صورت میں رقم بھجوایا کریں۔ تا ان کی مرسلہ رقم جلد سلسلہ کے کام آ سکے۔

اگر چندہ میں صدر انجمن کے نام کا کوئی چیک ملے تو اسے الگ طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا دیا جائے۔ اول تو چندہ کی رقم مقامی جماعت کے نام چیک کے ذریعہ وصول کی جائے اور اگر اتفاقاً صدر انجمن کے نام کا کوئی چیک ہو تو اسے ہرگز ہرگز کسی بینک سلپ یا ڈرافٹ کی رقم میں شامل کر کے اکٹھی تفصیل نہ بھیجی جائے۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ڈرافٹ یا بینک سلپ کی رقم تو کئی ہزار کی ہوتی ہے لیکن اس کی تفصیل میں چند روپوں یا چند سینکڑے روپوں کا چیک شامل کر دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہزاروں روپے کی رقم بھی انجمن کے کسی مصرف میں نہیں آتی اور حساب سے باہر پڑی رہتی ہے۔ جب تک چیک یا چیکوں کی تھوڑی سی رقم کے وصول ہونے کی اطلاع بینک کی طرف سے نہ مل جائے۔ اور اس میں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کئی ہفتے بلکہ بعض دفعہ مہینہ سے اوپر عرصہ لگ جاتا ہے۔ پس کارکنان مال کو ایسے طریق کار سے جس سے انجمن کو نقصان پہنچتا ہو کلیتہً پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس میں جماعتوں کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔ کیونکہ ذرا سی غفلت سے اُن کا چندہ وقت پر اُن کے حساب میں جمع نہیں ہوتا اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت نے چندہ کی وصولی کی طرف سے بہت غفلت برتی ہے۔ جو چندہ جات بھجوائے جاتے ہیں۔ بعض جماعتیں ان چندہ جات کی تفصیل نہیں بھجواتیں اور اپنے پتہ جات بھی نامکمل بھجواتی ہیں۔ جس کی وجہ سے خزانہ والوں کو بڑی دقت پیش آتی ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ اپنے چندہ جات بھجواتے وقت مکمل تفصیل اور مکمل پتہ جات بھجوایا کریں۔ تاکہ ان پتہ جات پر کوپن بھجوائے جا سکیں اور کوپن ضائع ہونے کا احتمال نہ رہے لیکن جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ ماتحت کارکنان کی نگرانی کریں اور انہیں اجازت نہ دیں۔ کہ وہ محض سہل انگاری سے سلسلہ کا بھی نقصان کریں۔ اور اپنی بدنامی کا بھی موجب بنیں۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

احباب کا شکریہ

میرے درویش بیٹے یونس احمد اسلم کی وفات پر احمدی بھائیوں کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی پر مشتمل خطوط مجھے کثرت کے ساتھ ملے ہیں۔ قریباً ہر خط میں مرحوم کے بلند کردار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی بلندی درجات اور پسماندگان بیوی اور بچوں کے لئے دعائیں کی گئی ہیں مجھے نہایت ہمدردانہ اور مشفقانہ الفاظ میں صبر کی تلقین کی ہے۔ میرے دل میں ان احباب کی بڑی قدر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب احمدی ایک کنبے کے افراد ہیں۔ اور باہم ایک دوسرے کے غم میں شریک ہیں۔

میں نے ہر ایک بھائی کو فرداً فرداً بھی خطوط کے جواب دئیے ہیں۔ سوائے ان چار خطوط کے جن کا ایڈریس میں نہیں پڑھ سکا اور اب بذریعہ الفضل ان سب بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے میرے غم کو کم کرنے کی کوشش فرمائی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کا حامی و ناصر ہو۔ سب پر اپنے فضل نازل کرتا رہے۔ سب کی مرادیں پوری ہوں۔ سب کی مشکلات دور ہوں اور سب خوش و خرم رہیں آمین۔

محمد شفیع اسلم دار الرحمت وسطی ربوہ

پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۰ وفا ۱۳۴۷ ہش کی شب کو پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ میں بعد نماز عشاء تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم چوہدری عبدالحق صاحب نے کی اور نظم میاں چراغ دین صاحب نے سنائی اس کے بعد خاکسار نے غلبۂ اسلام کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں خصوصیت سے مسلمانوں کو قرآن کریم کے سیکھنے اور اس پر عمل کر کے تبلیغ اسلام کی تحریک کی گئی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا۔

جلسہ میں ارد گرد کے دیہات سے غیر احمدی مرد اور گاؤں کے احمدی و غیر احمدی افراد شامل ہوئے۔ جو سب آخر تک یکساں دلچسپی سے تقریر سے مستفید ہوئے الحمدللہ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے اچھے نتائج پیدا کرے۔ آمین

(خاکسار سید احمد علی مربی انچارج جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

آصف آباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۳ جولائی بروز منگل ۹ بجے شب آصف آباد خادم ضلع حیدر آباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نصراللہ خاں صاحب نے کی۔ اس کے بعد علی الترتیب چوہدری عنایت اللہ صاحب۔ مکرم عبدالستار صاحب اور مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مقدس حیات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بالآخر ۱۱ بجے شب جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد آصف آباد۔ ضلع حیدر آباد)

فوجی بھرتی

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۶۸-۸-۶	منگل	ریسٹ ہاؤس۔ پپلاں	میانوالی
۶۸-۸-۷	بدھ	" میانوالی	"
۶۸-۸-۱۰	ہفتہ	" شاہ پور صدر	سرگودھا
۶۸-۸-۱۳	منگل	" وچی والا	جھنگ
۶۸-۸-۲۳	جمعہ	کینال ریسٹ ہاؤس۔ لالووالی	سرگودھا
۶۸-۸-۲۸	بدھ	ریسٹ ہاؤس۔ سوڈھی جے والی	"
۶۸-۸-۳۰	جمعہ	سکول۔ ڈب کلاں	جھنگ
۶۸-۸-۳۱	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ جھنگ	"

نوٹ:۔ بھرتی صبح نو بجے ہوگی۔ اور نیوی کی بھی بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اور سرپرست ہمراہ لائیں

(ناظر امور عامہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

سال رواں کی تیسری سہ ماہی کے لئے قرآن کریم کے پارہ نہم کا دوسرا نصف اور نماز جنازہ کا طریق اور اس کی دعائیں بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ یہ امتحان ۲۹ ۔ ۳۰ کو منعقد ہوگا۔ تمام اراکین سے گذارش ہے کہ اس کی تیاری ابھی سے شروع کر دیں اور امتحان میں شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ زعماء کرام وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہیں کہ سب اراکین تیاری کر رہے ہیں یا نہیں۔ جہاں جہاں ممکن ہو ترجمہ پڑھانے کا انتظام بھی فرمائیں

(قائد تعلیم)

وقفِ جدید میں یکصد روپیہ اور اس سے زائد وعدہ کرنیوالے

احباب کی دوسری فہرست

قبل ازیں ہم ایسے دوستوں کے نام شائع کئے جا چکے ہیں۔ جنہوں نے امسال ایک صد روپیہ یا اس سے زائد رقم وقفِ جدید کے سال رواں کے چندے میں ادا فرمائی ہے اب ایسے احباب کی دوسری فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کے جان و مال میں برکت دے۔ اور انہیں اپنی خوشنودی سے بہرہ ور فرمائے۔

یہ احباب از راہ کرم اگر اپنے وعدوں کی ادائیگی بھی جلد تر فرما دیں۔ تو اللہ تعالےٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ (ناظم مال)

قسط دوم

نمبر شمار	اسماء	وعدہ جات ۱۳۴۲ھش
۴۱	چوہدری مشتاق احمد صاحب انجینئر حیدرآباد	۱۰۰-۰۰ روپے
۴۲	چوہدری عطاء اللہ صاحب ٹنڈو الہ یار	۱۲۰-۰۰ ؍؍
۴۳	چوہدری مرزا خان صاحب حیدرآباد	۱۰۲-۰۰ ؍؍
۴۴	ڈاکٹر عبد المنان صاحب چیمبر ضلع حیدرآباد	۱۱۰-۰۰ ؍؍
۴۵	مولوی عبد العزیز صاحب نور آباد اسٹیٹ ؍؍	۱۰۰-۰۰ ؍؍
۴۶	چوہدری غلام احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ؍؍	۱۰۵-۰۰ ؍؍
۴۷	چوہدری خلیل احمد صاحب آصف آباد فارم ؍؍	۱۰۰-۰۰ ؍؍
۴۸	چوہدری نور احمد صاحب میرپور خاص	۱۶۰-۰۰ ؍؍
۴۹	مرزا نذیر احمد صاحب ؍؍	۱۱۶-۰۰ ؍؍
۵۰	چوہدری غلام رسول صاحب گوٹھ غلام رسول ؍؍	۱۰۰-۰۰ ؍؍
۵۱	چوہدری محمد خان صاحب نبی سر روڈ ؍؍	۴۲۳-۰۰ ؍؍
۵۲	چوہدری احسان اللہ صاحب ؍؍	۱۰۰-۰۰ ؍؍
۵۳	عبد المنان صاحب ازری کنری ؍؍	۱۰۰-۰۰ ؍؍
۵۴	چوہدری فضل کریم صاحب ؍؍ ؍؍	۱۰۰-۰۰ ؍؍
۵۵	محمد اکبر اقبال صاحب ؍؍ ؍؍	۱۰۰-۰۰
۵۶	ملک غلام احمد صاحب ؍؍ ؍؍	۱۰۰-۰۰
۵۷	چوہدری محمد رفیق صاحب ؍؍ ؍؍	۱۰۰-۰۰
۵۸	منشی علی محمد صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر	۱۰۰-۰۰
۵۹	منشی محمد سے صاحب محمد آباد ؍؍	۲۴۰-۰۰
۶۰	رئیس عبد الحمید صاحب باندی ضلع نوابشاہ	۱۰۰-۰۰
۶۱	رئیس عبد القادر صاحب ؍؍ ؍؍	۱۰۰-۰۰
۶۲	رئیس محمد عبد اللہ صاحب ؍؍ ؍؍	۱۰۰-۰۰
۶۳	چوہدری شاہ محمد صاحب جہان پور ضلع نوابشاہ	۱۱۲-۰۰
۶۴	مولوی عطاء اللہ ؍؍ ؍؍	۱۰۸-۵۰
۶۵	چوہدری رستم علی صاحب ؍؍ ؍؍	۱۱۲-۰۰
۶۶	چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش ؍؍ ؍؍	۱۰۰-۰۰
۶۷	چوہدری ننھے خان صاحب خیرپور	۱۰۰-۰۰
۶۸	ملک عبد الخالق صاحب سکھر	۱۰۵-۰۰
۶۹	سید مبشرات احمد صاحب [illegible]	۱۰۱-۰۰
۷۰	شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ	۲۴۰-۰۰
۷۱	شیخ محمد اقبال صاحب ؍؍	۲۴۰-۰۰
۷۲	خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب ؍؍	۱۲۲-۰۰
۷۳	مرزا جاوید اقبال صاحب ؍؍	۱۰۰-۰۰
۷۴	سیٹھ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کراچی	۱۱۰-۰۰
۷۵	مینیجر منظور احمد صاحب کراچی	۱۲۱-۰۰
۷۶	قاضی ایم بی اسد صاحب کراچی	۱۲۰-۰۰
۷۷	مکرم محمد جمیل صاحب چغتائی ؍؍	۱۲۰-۰۰
۷۸	مکرم اختر حسین صاحب علوی ؍؍	۱۵۰-۰۰
۷۹	بابو عنایت اللہ صاحب ؍؍	۱۵۰-۰۰
۸۰	مکرم عبد الرحمان صاحب ؍؍	۱۵۰-۰۰

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لنڈن ۲؍ اگست۔ صدر ایوب نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن کو بتایا ہے کہ برصغیر میں امن اسی وقت مستحکم ہو سکتا ہے۔ کہ بھارت پاکستان کے بارے میں اپنے رویہ کی اصلاح کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پچھلے بیس برس سے بھارت کے ساتھ پُر امن تعلقات قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث وہ ابھی تک اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ مسٹر ولسن سے صدر ایوب کی ملاقات کل برطانوی وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر ہوئی۔ دونوں راہنماؤں کی ملاقات نصف گھنٹے تک جاری رہی۔ اس دوران انہوں نے پاکستان کے دفاعی مسائل، دونوں ملکوں کے تعلقات مشرق وسطی کے بحران تارکین وطن کے مسئلہ اور دوسرے معاملات پر تبادلہ خیالات کیا۔ صدر ایوب نے برطانوی وزیر اعظم کی توجہ خاص طور پر فرخا بیراج کے مسئلہ کی طرف دلائی۔ اور اس سلسلہ میں انہیں پاکستان کے نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔

● نئی دہلی ۲؍ اگست۔ بھارت کے وزیر دفاع سردار سورن سنگھ نے کہ بھارت پاکستان کا مقابلہ کرنے کے لئے پورے طور پر تیار ہے۔ انہوں نے آج لوک سبھا میں الزام لگایا کہ پاکستان اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کر رہا ہے۔ اس کے پیش نظر بھارت نے بھی اپنی جنگی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ اس سے پہلے آج لوک سبھا کے اراکین نے مطالبہ کیا کہ بھارت پاکستان ایک دوسرے کے علاقے سے فوجی طیاروں کی پرواز کے معاہدے کو منسوخ کر دیا جائے۔ سردار سورن سنگھ نے یہ مطالبہ مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا یہ معاہدہ اعلان تاشقند کے تحت کیا گیا۔ اگر اسے منسوخ کر دیا گیا تو دونوں ملکوں میں کشیدگی اور بڑھ جائے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بھارت اعلان تاشقند کے جذبے کے تحت پاکستان کے تمام تنازعات پُر امن طور پر حل کرنا چاہتا ہے۔

● لاہور ۲؍ اگست۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسےٰ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ موسم برسات کے ہفتہ شجر کاری کے دوران زیادہ سے زیادہ پودے لگا کر درختوں کی دولت میں اضافہ کریں۔ انہوں نے یہ بات ہفتہ شجر کاری کے موقعہ پر اپنے پیغام میں کہی۔ یہ ہفتہ ۲؍ اگست سے شروع ہو رہا ہے۔ اور ۸؍ اگست تک ختم ہو جائے گا۔ گورنر نے شجر کاری کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے عوامی تعاون پر زور دیا۔ اور زمینداروں، طلبہ مدرسوں کے اساتذہ اور ارکان بنیادی جمہوریت سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں پورا پورا حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان میں جنگلات کی بہت کمی ہے۔ اس لئے ملک میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ محکمہ جنگلات کا عملہ ہفتہ شجر کاری کے دوران پوری مستعدی سے کام کرے گا۔

● ڈھاکہ ۲؍ اگست۔ اگرتلہ سازش کیس کی سماعت کرنے والے خاص ٹریبونل نے آج ایک اور وعدہ معاف گواہ مسٹر امیر حسین میاں کا بیان قلم بند کیا۔ ٹریبونل نے کل پاکستان بحریہ کے سابق ملازم کمال الدین احمد کو بیان سے منحرف قرار دے دیا۔ اس مقدمہ میں عوامی لیگ کے راہنما شیخ مجیب الرحمٰن تین سی ایس پی افسروں، بحریہ کے ایک کمانڈر اور تیس دیگر افراد پر مسلح بغاوت کے ذریعہ مشرقی پاکستان کو مرکز سے علیحدہ کرنے کی سازش کا الزام ہے۔ سازش کے منصوبہ کے مطابق انہیں اسلحہ اور رقم بھارت سے ملنا تھی۔

خاص ٹریبونل سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمان۔ مسٹر جسٹس مجیب الرحمٰن خان اور مسٹر جسٹس مقصوم الحکم پر مشتمل ہے۔

● ماسکو ۲؍ اگست۔ روس نے پاکستان کی اقتصادی ترقی کے لئے جو امداد فراہم کی ہے۔ مرکزی وزیر زراعت مسٹر شمس الضحیٰ نے اس کے لئے روس کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں روس اور پاکستان کے روابط اور مضبوط ہو جائیں گے۔

● نئی دہلی ۲؍ اگست۔ بھارت کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر بلی رام بھگت نے آج راجیہ سبھا میں بتایا کہ پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی کے بارے میں بھارت کی تشویش سے امریکہ کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے اراکان کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ نئی دہلی میں حال ہی میں امریکہ اور بھارت کے اعلیٰ احکام کی جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس میں چین، ویٹ نام، مشرق وسطی اور دوسرے معاملات پر غور کیا گیا تھا۔

● واشنگٹن ۲؍ اگست۔ مسٹر جانسن نے کہا ہے کہ انہیں پورا یقین ہے کہ کمیونسٹ ویٹ نام میں ایک بڑے حملہ کی تیاری کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ سائیگان میں متعین فوجی افسروں سے انہیں حملے کی تیاریوں کی اطلاع ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ انسانی اعمال کی جزا دیتے وقت اُسکی کمزوریوں پر انعام کی بُنیاد نہیں رکھیگا

بلکہ وہ انعام کی بُنیاد بلحاظ اعمال اُس کی اعلیٰ سے اعلیٰ حالت پر رکھے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ - یعنی وہ لوگ جو سچا ایمان لائے ہیں اور اپنے ایمان کے مطابق انہوں نے عمل کئے ہیں ہم اُن کے گناہوں کو مٹا دیں گے اور ان کے اعمال میں سے بہترین اعمال کے مطابق اُن سے سلوک کریں گے۔ اس جگہ مٹا دینے سے مراد ان کا فراموش کر دینا ہی ہے کیونکہ جب عمل صالح کرنے والے اور کامل ایمان والوں کا ذکر ہو۔ تو مٹا دینے کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ گناہ کی عادت چھٹ جائے گی۔ کیونکہ ایسا شخص عمل نیک تو پہلے ہی کرنے لگ گیا ہے۔ پس اس جگہ مٹانے سے مراد اُن کا فراموش کر دینا ہی ہے تا کہ ان کی عزت پر کوئی حرف باقی نہ رہے۔

لَنَجْزِیَنَّھُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانی اعمال کی جزا دیتے وقت اس کی کمزوریوں پر انعام کی بنیاد نہیں رکھے گا بلکہ اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ حالت پر اس کی بنیاد رکھے گا۔ اس دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بدلہ دیتے وقت انسان کی کمزوریوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ یعنی یہ دیکھا جاتا ہے کہ عام طور پر اُس سے کس قسم کے اعمال کا ظہور ہوا ہے۔ جسے قاعدۂ اوسط کہا جاتا ہے۔ دنیا کی تمام جزاء اس اوسط کے قاعدہ پر مبنی ہے۔ حتیٰ کہ حکومتیں پنشن دیتے وقت بھی قاعدۂ اوسط سے کام لیتی ہیں اور یہ دیکھتی ہیں کہ تین سال کی تنخواہ کا اوسط کیا ہے پھر اس اوسط کے مطابق پنشن دیتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص پنشن کے وقت سے تین سال پہلے تین سو روپیہ تنخواہ لیتا تھا۔ دو سال پہلے چار سو روپیہ اور آخری سال میں پانچ سو تو وہ اُسے دو سو پنشن دے گی جو چار سو کا نصف بنتا ہے نہ کہ اڑھائی سو جو اس کی آخری تنخواہ کا نصف ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہے اس کے انعام سے دوسروں کا حق نہیں مارا جاتا اور وہ جو کچھ دیتا ہے اپنی ملکیت سے دیتا ہے۔ اس نے جزاءِ نیک کے بارہ میں دنیا کے اس قاعدہ کے خلاف یہ قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ جو شخص مرتے ہوئے نیک ہو اور ایمان پر جان دے اس کا درجہ وہ نہیں سمجھا جائے گا جو موت کے وقت اسے حاصل تھا بلکہ اس کا وہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ سمجھا جائے گا جو اس کی زندگی میں کسی وقت اسے حاصل ہوا ہو۔ مثلاً فرض کرو نیکی کے دس درجے ہیں اور ایک شخص مرتے ہوئے ساتویں درجہ پر تھا لیکن دو چار سال پہلے اُسے آٹھواں یا نواں درجہ حاصل تھا پھر کسی جسمانی یا دماغی کمزوری کی وجہ سے اس کی نیکی کا درجہ گر گیا۔ اور دین کی خدمت کا اُسے اس قدر موقعہ نہ ملا جو اس سے پہلے ملا کرتا تھا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ موت کے وقت کے درجہ پر قائم نہ کرے گا بلکہ اسے اس درجہ میں رکھے گا جو اسے پہلے حاصل تھا اور جو سب سے اعلیٰ تھا۔ غرض انسان کو جزاء دیتے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے گا کہ اپنی زندگی میں کسی اعلیٰ سے اعلیٰ مقام کو یہ پہنچ چکا ہے اور بعد کے تغیرات کو نظر انداز کر کے اس اعلیٰ درجہ کے مطابق اس سے سلوک کیا جائے گا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ العنکبوت صفحہ ۲۸۰-۲۸۱)

ہمارا مطمح نظر — ترقیاتی منصوبے

آپ بھی شرکت کیجئے

نیا قرضہ

۵½ فیصد قرضہ ۱۹۸۵ء جاری تا اطلاع ثانی

قیمت اجراء:-

(ا) ۲۷ جولائی تا ۳ اگست ۱۹۶۸ء ۱۰۰٫۰۰ روپے (ب) ۵ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۶۸ء ۱۰۰٫۱۱ روپے

اور بعد ازیں ہر ہفتے گیارہ پیسے فی صد روپے اضافے کے ساتھ تا اطلاع ثانی۔

تاریخ ادائیگی ...... ۲۷ جولائی ۱۹۸۵ء

قرضے کی درخواستیں:

(۱) قرضے کی درخواستیں سو روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقوم کے لئے ہونی چاہئیں۔

(۲) درخواستیں مقررہ فارم پر دی جائیں اور ان میں قرضے کا نام، کل رقم، تمسکات کی اقسام جو درکار ہوں، درخواست کنندہ کا پورا نام اور پتہ، نیز اس پبلک ڈیٹ آفس، ٹریژری یا سب ٹریژری کا نام بھی درج ہو جہاں درخواست کنندہ کو منافع کی ادائیگی مطلوب ہو۔

درخواستیں ان جگہوں پر وصول کی جائیں گی۔

(ا) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر واقع کراچی، لاہور، راولپنڈی پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا اور بوگرا۔

(ب) جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر موجود نہ ہو وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں اور

(ج) جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخ موجود نہ ہو وہاں سرکاری خزانہ۔

جاری کردہ:- وزارت مالیات حکومت پاکستان

DFP NATIO AL 892E

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!